رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے — ششماہی ۱۱ — سہ ماہی ۶ — ماہوار ۲ — فی پرچہ ۱ آنہ

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۸ ہجری

جلد ۳ | ۱۸ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۳۸

پانچ سال میں ۹۲ قومی تعمیر کی سکیموں پر ۶۴ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ حکومت پاکستان اس وقت تک قومی تعمیر کی ۹۲ سکیموں کی منظوری دے چکی ہے۔ آج پاکستان ترقیات کے بورڈ کے سیکرٹری ڈاکٹر نذیر احمد نے بتایا کہ صوبائی حکومتوں کی بڑی بڑی سکیمیں ان کے علاوہ ہیں۔ ان سکیموں میں سے ۶۰ پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ آئندہ ۵ سال میں یہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گی۔ اور ان پر اندازاً ۶۴ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ سال رواں میں ۴½ کروڑ روپیہ بجلی کے شعبوں پر ۳ کروڑ روپیہ آبپاشی کے انتظامات پر ۴½ کروڑ اور زراعت پر ۲۴½ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ نیز ایک اور اطلاع کے مطابق حکومت سرحد نے بھی آبپاشی کی نئی سکیموں پر عمل کرنے کے لئے ۱۷ ہزار روپے کی گنجائش رکھی ہے یہ سکیمیں اس مالی سال کے اندر اندر ہی مکمل کی جائیں گی۔

استعفے داخل کرو

جالندھر ۱۷ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم لالہ بھیم سین سچر نے اپنے کابینہ کے تین ارکان پنڈت سری چند بھارگو مسٹر پرتھوی سنگھ آزاد اور سردار گوربچن سنگھ باجوہ سے استعفے دے دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

پھر وزارتی پارٹی میں

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی وزارتی پارٹی کے سابق رکن نواب قطب الدین ٹونک جو پارٹی سے دوسرے چھ ممبروں کے ساتھ علیحدہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے آج پھر پارٹی میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

عرب لیگ کونسل کا اہم اجلاس

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ آج جب مصری امور خارجہ کے دفتر میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو مصر کی سیاسی سرگرمیوں کے متعلق قیاسات ہونے شروع ہو گئے خیال کیا جاتا ہے کہ کونسل کا یہ اجلاس نہایت ہی اہم ہوگا سب سے بڑا اہم مسئلہ جس پر بحث وتمحیص ہوگی۔ وہ عراق و شام کے الحاق کا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ یروشلم کو بین الاقوامی نگرانی میں دینے کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ اور تیسرا مسئلہ فلسطین کی سرحدوں کے تعین کا ہوگا۔ (استار)

پبلک سیفٹی آرڈی نینس واپس لے لو

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمد اقبال چیمہ نے لیگ کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ وہ اس امر کی قرارداد پیش کریں گے۔ کہ پاکستان پبلک سیفٹی آرڈی نینس اور پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کو واپس لے لیا جائے۔

اگر یوگوسلاویہ کو رکن چن لیا گیا تو روس مجلس اقوام سے نکل جائے گا

لندن ۱۷ اکتوبر۔ سفارتی حلقوں سے متعلقہ افواہوں سے پتہ چلتا ہے کہ روس اگر یوگوسلاویہ کو زیکوسلواکیہ کی جگہ یو۔ این۔ او کا رکن بنانے کے معاملے میں انتہائی مخالفت کرے گا۔ یہاں تک کہ اسے شاید خود مجلس اقوام سے علیحدگی گوارا ہو۔ لیک سکسیس سے تازہ ترین خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس معاملے میں روس کی پریشانی بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ مجلس اقوام کا ایسا اقدام یورپ میں اس کے وقار پر ایک ضرب کاری ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس نے مجلس اقوام کو چھوڑ جانے والی بات مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل تک بھی پہنچا دی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یہ سن کر شاید امریکہ مارشل ٹیٹو کی امداد سے باز آ جائے۔ لیکن چونکہ روس کے اس عندیہ کی خبر امریکہ کو بھی پہنچ چکی ہے۔ لہذا اس کے اس اقدام نے امریکہ کی پالیسی پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ بلکہ امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ نے واشگاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

ویسے بھی خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ آخر یوگوسلاویہ کو کیوں رکن نہ بنا لیا جائے۔ جب کہ کسی ملک کی رکنیت کے لئے اس کے ماحول کی دیگر مملکتوں کی تائید کی ضرورت بھی برائے نام سی ہوتی ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت چند دنوں سے درد نقرس کی وجہ سے علیل ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو دن سے شام کو پھر قدرے ٹمپریچر ہونے لگا ہے۔ دل میں کمزوری اور عام ضعف ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

پنجاب یونیورسٹی نے گذشتہ دو سال میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے

عوام اور پریس سے تعاون کی اپیل

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ آج شام پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے ایک پریس کانفرنس میں یونیورسٹی کی دو سالہ کارگذاری پر بالتفصیل روشنی ڈالتے ہوئے عوام اور پریس سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ یونیورسٹی کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ تاکہ یونیورسٹی پاکستان کی ایک ممتاز یونیورسٹی کی حیثیت سے اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کر سکے۔ اور مرکز علوم کے اعتبار سے بلند ترین معیار جلد سے جلد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مخالف حالات اور بعض کالجوں کے مسلسل عدم تعاون کے باوجود یونیورسٹی نے گذشتہ دو سال سے ہر لحاظ سے جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کی مثال اس سے قبل مشکل سے ہی ملیگی۔ لیکن باوجود اس کامیابی کے ابھی ضرورت ہے۔ کہ ہر طبقے کا ہمیں تعاون حاصل ہو اور پاکستان کی یہ سب سے بڑی یونیورسٹی دنیا کی یونیورسٹیوں میں شایان شان مقام حاصل کرلے۔ اور نہ صرف پاکستان کے کونے کونے سے طلباء اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنے لگیں۔ بلکہ دوسرے ممالک اور بالخصوص دنیائے اسلام کے طلباء بصد اشتیاق تحصیل علوم کے لئے اس یونیورسٹی کی طرف منسوب ہونے میں فخر محسوس کریں۔

امرتسر سٹی مسلم لیگ ریلیف کمیٹی کا جلسہ

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ آج امرتسر سٹی مسلم لیگ ریلیف کمیٹی نے شیخ صادق حسین کی صدارت میں خان عبد اللہ خان کی گرفتاری پر غور و خوض کے لئے ایک جلسہ کیا جس میں خان مذکور کی قومی خدمات کو سراہنے کے بعد حکومت سے ان کی رہائی کی اپیل کی۔

برما میں عام انتخابات

رنگون ۱۷ اکتوبر۔ حکومت برما نے جلد از جلد عام انتخابات کرنے کے لئے افسران متعلقہ کو ووٹروں کی فہرستیں تیار کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں ان فہرستوں میں تمام ان لوگوں کے ووٹ درج ہوں گے جن کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء کو ۱۸ سال کی تھی۔

صرف مرکزی اسمبلی ہی فیصلہ کریگی

اوٹاوہ ۱۷ اکتوبر۔ کل پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ اس امر کا فیصلہ کہ پاکستان کے آئندہ برطانیہ یا دولت مشترکہ سے کیا تعلقات ہوں گے صرف پاکستان کی دستور ساز اسمبلی ہی کر سکتی ہے اور میرے خیال میں اس پر کم از کم ایک سال بلکہ اس سے بھی کچھ زائد عرصہ لگے گا۔

امریکہ یا برطانیہ ثالث بنے گا

لندن ۱۷ اکتوبر۔ ہیگ کی کانفرنس میں امور متنازعہ کے تصفیہ کی طرف رجحانات بڑھتے دیکھ کر یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ شاید ان کو سلجھانے کے لئے برطانیہ یا امریکہ کو ثالث بنایا جائے۔ اخبار مانچسٹر گارڈین نے بھی اس امر کی ایک خبر بھی شائع کی ہے۔ اخبار مذکور کا کہنا ہے کہ موجودہ مناقشات کو دور کرنے کے لئے کسی غیر جانبدار فریق کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کیونکہ مشرقی طاقتیں بھی چاہتی ہیں کہ جلد سے جلد اس مخمصے کا خاتمہ ہو۔ (استار)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ربوہ کی وادی بے آب و گیاہ میں خدام الاحمدیہ کا ہونے والا اجتماع

انتظامات اجتماع پر ایک نظر

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ جس طرح جماعت احمدیہ کے باقی تمام شعبے اور ادارے اپنے اولوالعزم اور بالغ نظر امام کی راہ نمائی میں ربوہ کی بستی میں اپنے آپ کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اسی طرح خدام احمدیت بھی نئی امنگوں اور تازہ جوش کے ساتھ اپنی صفوں کو درست کر رہے ہیں۔ اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی طاقتوں کو مجتمع کرنے میں معروف ہیں۔

خدام قادیان میں ہر سال اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا کرتے تھے۔ یہ اجتماع ایک ٹریننگ کیمپ کی حیثیت رکھا کرتا تھا۔ جس میں تین دن تک نوجوانان احمدیت کو خالص اسلامی ماحول میں سپاہیانہ زندگی بسر کرنے کی مشق کرائی جاتی تھی۔ یہ ایام کیمپوں میں گزارے جاتے تھے۔ علمی۔ اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوتے تھے۔ سال بھر کی کارگزاری کا جائزہ لیا جاتا تھا۔ آئندہ سال کے لئے پروگرام مرتب کیا جاتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدام کو اپنے محبوب آقا و مطاع کی ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ جو خدام کے درمیان رونق افروز ہو کر ان سے خطاب فرماتے تھے۔ الغرض یہ اجتماع اپنی خصوصی کیفیات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے اجتماعوں میں ایک امتیازی شان کا حامل ہوتا تھا۔

قادیان سے ہجرت کے بعد جماعت احمدیہ کو جن نازک حالات میں سے گزرنا پڑا۔ ان کا اثر طبعاً خدام الاحمدیہ کی تحریک پر بھی پڑا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء و ۱۹۴۸ء میں خدام اپنا سالانہ اجتماع نہ کر سکے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں پھر ایک مرکز میں جمع ہونے کا سامان عطا فرمایا۔ خدام دو سال کے بعد پھر اپنا نو اں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ یہ اجتماع جو نئے مرکز میں پہلا اجتماع ہو گا۔ ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو ربوہ کی بستی میں منعقد ہو رہا ہے۔ راقم الحروف کو ۱۴ اکتوبر کو اس اجتماع کے ابتدائی انتظامات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس دن مجلس خدام الاحمدیہ کے روح رواں اور موجودہ صدر صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے اس اجتماع کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے بعد نماز عصر مجلس عاملہ مرکزیہ کا اجلاس طلب فرمایا جس میں اجتماع کے مختلف شعبوں کے ناظمین نے اپنے اپنے شعبے کے سلسلہ میں انتظامات کی رپورٹ پیش کی۔ اور مختلف امور فیصلہ کے لئے سامنے رکھے۔ مجلس عاملہ نے ہر شعبے کے متعلق ضروری فیصلے کئے۔

اجتماع کے سلسلے میں مندرجہ ذیل منتظمین مقرر ہیں:-

منتظم مقام اجتماع - چوہدری عبدالباری صاحب بی۔ اے
" ورزشی مقابلے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
نائب۔ مولوی عبدالکریم صاحب
" علمی مقابلے۔ پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے
" روشنی و لاؤڈ سپیکر۔ چوہدری عبدالسلام صاحب اختر
" طبی امداد۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سپلائی۔ چوہدری سید احمد صاحب عالمگیر
" اطفال۔ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب بی۔ اے
" صفائی و آب رسانی۔ قریشی عبدالرشید صاحب
" انچارج دفتر مرکزیہ۔ چوہدری محمد شریف صاحب خالد بی۔ اے

مقام اجتماع لائن کے پار دو چھوٹی پہاڑیوں کے دامن میں تجویز کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس جگہ ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ مجوزہ نقشہ کے مطابق ۸۰۰×۵۰۰ فٹ کا میدان اجتماع کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس میں سے ۱۶۰×۲۰۰ فٹ کا پلاٹ اطفال کے لئے ہو گا۔ اور باقی جگہ خدام کے لئے۔ خدام کے لئے ۱۱۶ اور اطفال کے لئے ۲۶ کیمپ لگانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ورزشی مقابلوں کے لئے خدام و اطفال دونوں کے لئے الگ الگ جگہ مخصوص کر دی گئی ہے۔ کھانے کے انتظامات بھی ہو رہے ہیں صبح کا ناشتہ خدام چھاؤں سے کیا کریں گے۔ اور صبح و شام کے کھانے کا اجتماعی انتظام ہو گا۔ اس سلسلہ میں اجتماع میں شریک ہونے والا ہر خادم ایک سیر آٹا اپنے ہمراہ لائے گا۔

ربوہ کی بے آب و گیاہ سرزمین میں ایسے اجتماعوں کے مواقع پر پانی کا مہیا کرنا بھی ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں بھی انتظامات ہو رہے ہیں۔ چنانچہ میدان اجتماع میں پانچ پانی کے نل لگائے جائیں گے۔ جن میں سے ایک اطفال کے لئے ایک طعام گاہ کے لئے اور تین خدام کے لئے مخصوص ہوں گے۔

الغرض خدام احمدیت کے اس ملی اجتماع کے جملہ انتظامات سرگرمی کے ساتھ جاری ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ ان تمام سرگرمیوں کے پیچھے اسی اولوالعزمی کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ جو ہمارے امام اور آقا کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ یہ وہ عدیم النظیر خصوصیت ہے جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے برسوں قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں دی تھی:- "ایک اولوالعزم پیدا ہو گا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا وہ تیری ہی نسل سے ہو گا" (الہام ۱۸۸۶ء ص۱۳۵)

اعلان معافی

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اعلان کیا جاتا ہے کہ میاں اکبر علی صاحب سابق نمائندہ تحریک مقرر کردہ مدراس کے مقاطعہ کی سزا ان کے معافی طلب کرنے پر منسوخ کی جاتی ہے۔ مگر فی الحال یہ معافی عارضی ہے اور ان پر شرط لگائی گئی ہے۔ کہ اپنے پرانے حساب صاف کریں:

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

احمدی مستورات وقف زندگی کی تحریک میں حصہ لیں

ربوہ ۱۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مغربی اثر کی وجہ سے عورتوں میں آزادی اور بے دینی کی جو رَو پیدا ہو گئی ہے وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے راستہ میں ایک اہم روک ہے۔ اور یہ روک تبھی دُور ہو سکتی ہے۔ جبکہ احمدی عورتیں بھی وقف زندگی کی تحریک میں حصہ لیں۔ اور وہ عورتوں کے طبقہ میں تبلیغ کریں۔ گو ان کے حصہ لینے سے بہت سی مشکلات بھی پیدا ہونگی۔ مگر وہ مشکلات بہرحال ہم حل کر لیں گے

حضور نے فرمایا۔ سردست میں ایسی تمام عورتوں کو جو گھر کی دیکھ بھال اور ذمہ داریوں سے بڑی حد تک آزاد ہو چکی ہیں یا وہ ایسی لڑکیوں کو جن کے والدین اجازت دیں اور جو سمجھتی ہیں کہ وہ تبلیغ کر سکتی ہیں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ تا ان سے عورتوں میں تبلیغ کا کام لیا جا سکے۔ اگر یہ تحریک کامیاب ہو گئی۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسکے ذریعہ سے ہماری تبلیغ بہت زیادہ مؤثر اور کامیاب ہو جائے گی۔ اور چند سال کے اندر ہماری ترقی کی رفتار بیسیوں بلکہ سینکڑوں گنے زیادہ ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

(مفصل خطبہ انشاء اللہ بہت جلد شائع کیا جائیگا)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء

مذہبی تبادلہ خیالات

(۳)

مدیر "درنجف" نے جو احمدیت کے خلاف طنز نگاری اور اشتعال انگیزی اپنے مضمون میں کی ہے۔ اس کے متعلق ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں بتایا تھا۔ کہ یہ علمی طریقِ کار نہیں ہے۔ اور یہ اس نصیحت کے سراسر متضاد ہے جو آپ نے اپنے مضمون کے اخیر میں مذہبی مباحث کے متعلق کی ہے۔ چنانچہ ہم نے بتایا تھا۔ کہ چونکہ آج کل عوام کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف خاص طور پر نفرت کے جذبات موجزن ہیں۔ اس لئے مدیر "درنجف" نے احمدیوں کے خلاف نفرت انگیزی کے لئے یہ موقعہ بہتر خیال کیا۔ اور ایسے انداز سے مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو پیش کیا۔ کہ گویا آپ سترہ سال جس کا ذکر حوالہ میں کیا گیا ہے۔ صرف ممانعت جہاد اور اطاعت انگریز کی ہی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ اور کچھ کام آپ نے نہیں کیا۔ چونکہ یہ غلط ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے پاس سے یہ بات بنانا پڑی۔ کہ ۱۹۰۱ء کے پہلے کی باقی تصانیف منسوخ ہوگئی تھیں۔ اور چونکہ یہ بات بھی غلط تھی۔ اور آپ دیکھتے تھے۔ کہ احمدی آج تک مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کہ جس میں ان سترہ سال کی تعلیم بھی شامل ہے آج تک تبلیغ کرتے جا رہے ہیں۔ تو آپ کو اس کے ساتھ ایک مزید فقرہ لگانا پڑا۔ کہ گو وہی عبارات پمفلٹ بازی میں آج کل بھی کام دے رہی ہیں۔

ذرا دوبارہ سنیئے۔ مدیر "درنجف" نے پہلے تو یہ غلط بیانی فرمائی۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے سترہ سال تک صرف ممانعت جہاد اور اطاعت انگریز میں تصانیف لکھیں۔ اس کی تائید میں ایک حوالہ پیش کیا۔ جس سے "صرف" کی نفی ہوتی تھی۔ یا اسکی تخصیص نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح وساوس پیدا کرنے والے نے یہ بات سوجھائی۔ کہ کہدو کہ اس کے علاوہ آپ نے جو تحریریں ۱۹۰۱ء کے پہلے لکھیں وہ منسوخ ہوگئیں۔ لیکن جب محسوس ہوا۔ کہ یہ بھی غلط بات ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے مسیح موعود علیہ السلام نے جو شروع سے تعلیم دی ہے۔ وہی اب بھی دی جاتی ہے۔ تو وساوس پیدا کرنے والے نے بوکھلا کر وہ فقرہ قلم سے نکلوا دیا۔ جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔

"قلم لکھتے لکھتے یہاں تک پہنچا تھا۔ کہ آپ کو گریز کا موقعہ ہاتھ آگیا۔ اور ایک دوسرا طریق احمدیت کے خلاف عوام میں بدظنی پھیلانے کا سوجھا اور جھٹ لکھ دیا:۔

" باقی کتب و رسائل میں وفات مسیح کا مسئلہ ہے۔ یا مرزا صاحب کی نبوت پر زور دیا گیا ہے۔ جس کا آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ..... غیر احمدی کافر ہیں۔ (بحوالہ الفضل)

اس کے بعد مدیر "درنجف" اپنا تبصرہ یوں فرماتے ہیں:۔

"خیر یہ تو اپنا اپنا عقیدہ ہے۔ ہم کہہ رہے تھے۔ کہ تصانیف و تالیف کے طویل مشغلہ کا نتیجہ "جہاد کے حرام ہونے" اور مسلمانانِ عالم کے "×.×.×." پر منتج ہوا۔

یہاں ہمیں کسی مسئلہ پر بحث کرنا نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر صرف ایک ہی بات ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "درنجف" نے جو مذہبی مباحث کے متعلق نصیحت فرمائی ہے۔ اس پر خود کہاں تک عمل پیرا ہوا ہے۔ ہم نے اوپر جو اقتباس دیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کے متعلق آپ قطعاً علمی بحث نہیں فرما رہے۔ اگرچہ آپ نے اپنی تحریر میں احمدیہ لٹریچر سے دو حوالے بھی پیش فرمائے ہیں۔ لیکن وہ حوالے اس نیت سے نہیں پیش فرمائے۔ کہ جو اصول ان حوالوں سے منتج ہوتے ہیں۔ ان کا حسن و قبح قرآن و حدیث کی روشنی میں جانچا جائے۔ بلکہ آپ کی غرض ان حوالوں کو پیش کرنے سے صرف اتنی ہے۔ کہ مسلمان عوام کو احمدیت کے خلاف بھڑکایا جائے۔ اور ان اختلافی مسائل کو ایسے انداز سے عوام کے سامنے رکھدیا جائے۔ کہ مسائل کے حسن و قبح جانچنے کا تو کسی کو خیال بھی نہ آئے۔ بس ہر ایک لٹھ لے کر احمدیوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ آپ کی تحریر کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

"دیکھو مسلمانو۔ یہ ہیں قادیانی۔ ان کے پیر نے کہا ہے۔ کہ میں سترہ سال تک صرف ممانعت جہاد اور اطاعت انگریز میں تصانیف کرتا رہا ہوں۔ اس سے اندازہ لگالو۔ کہ یہ لوگ کتنے بُرے ہیں۔ اور ان کے اعتقادات مسلمانوں کے لئے کتنے نقصان دہ ہیں۔ انہوں نے جہاد جیسی متبرک چیز کو ممنوع قرار دیا۔ اور اسلام کے دشمن انگریز کی اطاعت کا حکم دیا۔ پھر یہی نہیں۔ یہ وفات مسیح کے ثابت کرنے پر زور خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ کہ وہ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور پھر انہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے بعد مرزا صاحب کو نبی مان لیا ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ یہ تمام مسلمانانِ عالم کو کافر بناتے ہیں۔ یہ ہیں احمدی۔ بھلا ان کو علمی باتوں سے کیا تعلق۔ یہ ہے قادیانیوں کی تمام کائنات۔ بولو مرزا کی ......"

مدیر صاحب فرمائیں۔ اپنے مضمون کی تمہید میں احمدیت پر اس طرح کا تبصرہ فرما دینا کیا علمی بحث ہے؟

اگر ان باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ جو تبصرہ نویس کے طنزیہ اور استہزائی اندازِ طبیعت پر چغلی کھا رہی ہیں۔ تو پھر بھی ایک کالم کے مضمون میں پانچ مسائل پر بحث کر جانا خود اس بات کا مظہر ہے۔ کہ مضمون نویس نے صرف عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کا ایک موقعہ سمجھ کر اس کو ہاتھ سے جانے دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے ایک کالم میں مندرجہ ذیل مضامین پر تبصرہ فرمایا ہے:۔

(۱) ممانعت جہاد (۲) اطاعت انگریز (۳) وفات مسیح (۴) نبوت (۵) تکفیر مسلمانانِ عالم۔

کیا ان تمام مسائل پر قرآن و حدیث کی رتی بھر روشنی بھی اتنی سی جگہ میں پڑ سکتی ہے۔ ایسی افراتفری میں مدیر صاحب وہی کچھ کر سکتے تھے۔ جس کا مظاہرہ آپ سے مظاہرہ ہوگیا ہے۔ چونکہ شروع سے اس طرز کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اسی روش پر چل نکلے ہیں۔ اگر آپ کو احمدیت کے متعلق علمی طریقے پر بحث کرنے کی عادت ہوتی۔ تو یقیناً اب بھی آپ وہی طریق اختیار نہ کرتے۔ جو عموماً علمائے اسلام اس تحریک کے متعلق شروع سے کرتے چلے آئے ہیں۔

اور واقعی صرف مدیر صاحب "درنجف" کے لئے ہی اپنی نصیحت کے مطابق فوراً علمی طریق اختیار کرنا مشکل نہیں تھا۔ بلکہ چونکہ ہمیں بھی شیعہ اور سُنی علماء سے احمدیت کے متعلق اسی قسم کے تبصرے سننے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے بھی یہ ایک تعجب خیز بات تھی۔ کہ آپ نے علمی طریق بحث اختیار کرنے کے لئے نصیحت فرمائی ہے۔ ہم نے اس مضمون پر اسی لئے ذرا طویل خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ "درنجف" کے مدیر محترم نے جو نصیحت فرمائی ہے۔ وہ ان کے دل و دماغ پر بھی کالنقش فی الحجر ہو جائے تاکہ پھر وہ اس تبصرہ کی طرح خود اپنی نصیحت کو فراموش کرنے کے مرتکب نہ ہوں۔ اور مذہبی معاملات میں اس فرسودہ طنزیہ اور استہزائی طریق کو ترک کر دیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن جن مجالس کی طرف سے کوئی نمائندہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۹ء میں شمولیت کے لئے آئے۔ وہ اپنی اپنی مجلس کی رسید بک سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہمراہ لائے۔ تاکہ مجالس کی وصول شدہ رقوم کی پڑتال کی جا سکے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدہ دارانِ مال ضلع سیالکوٹ متوجہ ہوں

جیسا کہ روزنامہ الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال کی ایک کانفرنس بھی ہوگی، جس میں مرکز سے مکرم ناظر صاحب بیت المال بھی شرکت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

عہدہ دارانِ مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لاتے ہوئے اپنی اپنی جماعتوں کے متعلق ریکارڈ بیت المال مع مندرجہ ذیل کوائف بھی تیار کر کے لیتے آویں۔

(۱) فہرست نادہندگان چندہ جات لازمی (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) مع مفصل وجوہات نادہندگی۔
(۲) فہرست بقایا داران چندہ جات لازمی مع وجہ بقایا۔ (۳) تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کی کمی کے بواعث۔
(۴) فہرست بقایا داران چندہ حفاظتِ مرکز۔ (نظارت بیت المال)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا خاص اجلاس

ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ جو کہ ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۴ اکتوبر صبح ۹ بجے لجنہ اماء اللہ کا خاص اجلاس احمدیہ گرلز سکول میں ہوگا۔ جس میں ضلع کے تمام سیکرٹریان یا نمائندہ کی شمولیت ضروری ہے۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

جلسہ یوم تبلیغ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

چونکہ جناب پریذیڈنٹ لجنہ لاہور جا رہی تھیں۔ لہٰذا ایک دن پہلے ہی جلسہ کا پروگرام بنایا گیا۔ اور ۲۵ ستمبر کو صبح ہی ممبرات لجنہ اور ممبرات ناصرات ٹریکٹ لے کر دو دو اور چار چار کے گروپ میں مختلف محلوں میں نکل گئیں۔ کئی غیر احمدی گھروں میں ٹریکٹ دیئے۔ جو نہ پڑھ سکتی تھیں۔ ان کو پڑھ کر سنا دیئے گئے۔ جنہوں نے سوالات کئے۔ انہیں جوابات دیئے گئے۔ مستورات نے احمدیت کی تعلیم کو اچھا سمجھتے ہوئے اچھا اثر لیا۔ اور بعض نے آئندہ اور باتیں سمجھنے اور کتابیں پڑھنے کے لئے کہا۔ مندرجہ ذیل ممبرات نے خاص طور پر تبلیغ میں حصہ لیا۔ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ زبیدہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ زہرا۔ سیدہ امت السلام۔ بلقیس بیگم۔ خورشید بیگم۔ نصیرہ بیگم۔ سیدہ رفعت۔ نصرت بیگم۔ سیدہ عصمت۔ خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ۔

رپورٹ تعلیم الاسلام کالج لاہور

بابت ۱۹۴۷-۴۸ء و ۱۹۴۸-۴۹ء

یہ رپورٹ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج نے ۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی۔ جبکہ حضور تقریب کے لئے تشریف لائے۔

سیدنا! ۱۹۴۷ء کے فسادات کی آگ میں جہاں ہزاروں اور لاکھوں مسلم افراد تباہ ہوئے اور لاکھوں کو اپنی جائیدادیں اور مال و اسباب چھوڑ کر اپنی عزتیں بچاکر یا وہیں بھی برباد کرکے پاکستان میں پناہ لینی پڑی۔ وہاں مسلمانوں کے قومی اداروں خصوصاً تعلیمی اداروں نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ ان اداروں میں ہمارا تعلیم الاسلام کالج بھی تھا۔ قادیان میں سکھوں کے منظم حملہ سے پہلے ہی ہمارے کالج کو افسران حکومت ہند نے خالی کرا کے سرکار کو دیا تھا۔ کالج کی شاندار عمارت۔ اس کی جدید ترین عمل گاہیں اور اس کے فراخ میدان قادیان چھوڑنے پر بہرحال ہم نے وہیں چھوڑ کر آنے تھے مگر حکومت ہند کے مذکورہ ناجائز قبضہ کے نتیجہ میں ہمیں اپنی بہترین لائبریری جدید آلات سائنس اور اپنے سارے فرنیچر سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ غرضیکہ ہر اس چیز کو جس سے کالج بنتا ہے (ماسوائے اساتذہ) ہم قادیان میں چھوڑ کر اور صرف کالج کا نام لے کر لاہور (پاکستان) پہنچے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں کالج کے جاری رکھنے کا سوال نہ تھا ہمارے سامنے پاکستان میں کالج جاری کرنے کا سوال تھا۔ ان حالات میں ہر ایک کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ جماعت احمدیہ اس ابتلاء کے دور میں ان بھاری اخراجات کی متحمل ہو سکے گی جو کالج کھولنے کے وقت کرنے پڑتے ہیں؟ مگر حضور ایدکم اللہ کی اولوالعزم طبیعت نے قادیان لوٹنے والوں کے چیلنج کو قبول کیا اور غالباً اس خیال کے ماتحت کہ الٰہی سلسلوں کے مختلف شعبے اکھاڑے تو جا سکتے ہیں مگر ختم نہیں کئے جا سکتے۔ شاید ہماری ترقی کے لئے عارضی طور پر زمین کا بدلا جانا ضروری ہے) یہ ارشاد فرمایا کہ کالج جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت پاکستان میں تعلیم الاسلام کالج جاری کیا گیا۔ ان حالات میں کہ ہمارے پاس کوئی مناسب عمارت نہ تھی کیونکہ افسران متعلقہ نے کالج کے لئے ایک اصطبل ہمیں دیا تھا۔ ہمارے پاس سائنس کا سامان نہ تھا۔ لائبریری نہ تھی۔ فرنیچر نہ تھا۔ کھیل کے میدان نہ تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ طلبہ بھی نہ تھے۔ قادیان میں ہمارے طالبعلموں کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔

جن میں سے غیر مسلم تو مشرقی پنجاب ہی میں رہ گئے بہتوں کو حالات نے پڑھائی چھوڑنے پر مجبور کیا معدودے چند نے اپنے کالج سے بے وفائی کی۔ اور گو پاکستان آکر پڑھائی جاری رکھنے والوں کی ایک بہت بڑی اکثریت کالج کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی۔ پھر بھی ان کی تعداد ساٹھ سے نہ بڑھ سکی۔

پس ۱۹۴۷-۴۸ء کا سال ہماری زندگی کا نازک ترین سال تھا۔ یہ سارا عرصہ ہم نے مذکورہ اصطبل میں گزارا البتہ ایف۔ سی کالج کے قرب کی وجہ سے ان سے یہ انتظام کیا گیا کہ ہمارے اساتذہ میں سے بعض ان کی جماعتوں کو پڑھائیں اور ہمارے طلبہ ان کی عمل گاہیں اپنے تجربات کے لئے استعمال کریں۔ جس کے نتیجہ میں جماعتوں کی پڑھائی کے لئے صرف دو کمرے رہ گئے اور ہمارے پاس چالیس سے اوپر مضمون تھے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں قریباً ساری جماعتیں چٹائیوں پر بیٹھ کر درختوں کے نیچے اپنا سبق سیکھتی رہیں۔ ویسے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر لاہور جیسے مادی ماحول میں رہتے ہوئے اور دوسرے کالجوں کے حالات سامنے آنے ہوئے بھی جن نوجوانوں نے اپنے کالج کی زندگی کا یہ سال ہمت اور بشاشت سے گزارا وہ یقیناً قابل قدر ہیں۔ ہماری دوسری اور چوتھی جماعتوں نے ان ناساعد حالات میں یونیورسٹی کا امتحان دیا اور گو شاندار نتیجہ تو نہ نکلا۔ مگر ان حالات میں غیر تسلی بخش بھی نہ تھا۔

اس سال کے دوران میں کالج کے لئے کسی مناسب عمارت کے حصول کے لئے ہمیں کافی جدوجہد کرنی پڑی۔ پنجاب کے مختلف شہروں کے دورے کئے گئے۔ اور لاہور سے باہر کسی مناسب عمارت کے نہ ملنے کی وجہ سے ہم نے اپنی پوری توجہ لاہور کے متروکہ کالجوں کی طرف دی اس سلسلے میں مجھے دس بارہ دفعہ شیخ کرامت علی صاحب سے ملنا پڑا۔ جن کا رویہ ہمیشہ غیر ہمدردانہ رہا اور قریباً اتنی ہی بار شیخ محمد شریف صاحب ڈی۔ پی۔ آئی سے ملنا پڑا۔ ان کے ہمدردانہ سلوک کے نتیجہ میں ہمیں کالج کی آبادکاری کے لئے ڈی۔ اے وی کالج کی عمارت مل گئی اور ۱۹ مئی ۱۹۴۸ء کو ہم ان عمارتوں کے کھنڈرات پر قابض ہو گئے۔ جن میں کبھی ڈی۔ اے وی کالج کے دو ہزار طلبہ تعلیم پاتے تھے مگر جنہیں غیر مسلم پناہ گزین کلی طور پر تباہ و برباد کر چکے تھے۔ دروازوں کے تختے اور چوکھٹے۔ روشن دان۔ الماریاں وغیرہ ہر قسم کا فرنیچر غائب تھا۔ عمل گاہوں میں ٹوٹی ہوئی شیشیوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کے سوا کچھ موجود نہ تھا۔ پانی اور گیس کے نل اکھیڑ لئے گئے تھے یا ٹوٹے پھوٹے پڑے تھے۔ تیس چالیس ہزار کتابوں پر مشتمل مشہور لائبریری کی ایک جلد بھی باقی نہ تھی۔ یہ وہ کھنڈر تھے جن میں مئی ۱۹۴۸ء میں ہم آباد ہوئے اور ہماری فوری توجہ ان ضروری اور فاگزیر ضرورتوں کی طرف منعطف ہوئی جن کے بغیر گذارہ کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ چنانچہ شروع میں گیس پلانٹ کو درست کروایا گیا اور شعبۂ کیمیا کے لئے ضروری سامان خرید کر کیمیا کے عملی تجربے اپنے کالج میں ہی شروع کروا دیئے گئے۔ طبعیات کے لئے ہمیں ایم۔ اے۔ او کالج سے انتظام کرنا پڑا۔ جن کے ہمدردانہ سلوک کے ہم بہت ممنون ہیں۔ دفتر اور مختلف دوسرے شعبوں کے لئے ضروری فرنیچر خریدا گیا۔ چونکہ ابھی تک اصل ہوسٹل پر قبضہ نہ ملا تھا اس لئے کالج کے ہی ایک حصہ کو مرمت کروا کے عارضی طور پر ہوسٹل بنا دیا گیا۔ جس میں اندازاً پچاس پچپن طلبہ کی رہائش کی گنجائش تھی جو وقتی طور پر کافی سمجھی گئی۔ گو عملاً طلباء اس سے بہت زیادہ آگئے۔ جس کے نتیجہ میں ایک ایک کمرہ میں آٹھ آٹھ طلبہ کو رہنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں طلبہ کو پوری پوری سہولتیں میسر نہ تھیں خصوصاً سائنس کے طلباء کو جنہیں طبعیات کے عملی تجربہ کے لئے کافی فاصلہ طے کرکے ایم۔ اے۔ او کالج جانا پڑتا تھا پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نتائج کی اوسط فیصدی یونیورسٹی کی اوسط اور کئی مشہور کالجوں سے نسبتاً اچھی رہی۔ بی۔ اے کے امتحان میں ہماری اوسط ۴۳ء۸ فیصدی ہے۔

اگرچہ یہ نتائج بظاہر بہت اچھے ہیں مگر اتنے اچھے نہیں جتنا کہ ہم چاہتے ہیں۔ اور اگر ہمارے اساتذہ پڑھائی کی طرف زیادہ توجہ دیں اور اگر ہمارے طلبہ باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کے دو سال کھیلنے کی بجائے پڑھتے رہیں تو ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ ہمارے نتائج نوے فیصدی سے بھی اوپر نکل جائیں گے بفضلہ تعالیٰ اس کے لئے ہم انشاء اللہ کوشاں رہیں گے مگر حضور کی دعاؤں کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ اور میرا اپنا تجربہ یہی ہے کہ بہت سے کمزور طلبہ خدمت دین اور دعاؤں کے نتیجہ میں بہت سے اچھے طلبہ سے آگے نکل جاتے ہیں پس ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ہماری ناچیز مساعی کو بارآور کرے۔

تعداد طلبہ

جیسا کہ اشارۃً اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ۱۹۴۷-۴۸ء میں ہمارے طلبہ کی کل تعداد ساٹھ کے لگ بھگ تھی۔ گزشتہ سال یہ تعداد ایک سو تیس تک پہنچ گئی۔ اور امسال اس وقت تک ہمارے طلبہ کی تعداد دو صد کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔ ہر سو طالبعلم پر کالج کو اوسطاً دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمد ہوتی ہے۔ ہمارا موجودہ معمولی بجٹ اکہتر ہزار روپیہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارے پاس سات سو طلبہ ہوں تو مالی لحاظ سے کالج اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تعداد کی کمی کا یہ نتیجہ ہے کہ کالج کا قریباً سارا بوجھ اس وقت تک جماعت کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے ذمہ دار افسر اپنی اس ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اپنی انتہائی کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد ہمارے طلبہ کی تعداد سات سو سے اوپر چلی جائے تا مالی بوجھ ڈالے بغیر کالج کے لئے مزید ترقیات کے دروازے کھلیں۔ جبکہ نتائج بھی ہمارے کالج کے بفضلہ تعالیٰ دوسروں سے اچھے ہیں۔ ہماری تربیت بھی اچھی ہے۔ ہمارے اخراجات نسبتاً بہت کم ہیں۔ ہوسٹل میں رہنے والا ایک طالب علم زیادہ سے زیادہ ساٹھ روپیہ میں بہت اچھی طرح گذارہ کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی طلبہ اپنے اس ادارے کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر تعلیم حاصل کریں۔

کھیلیں

اگرچہ اس وقت ہمیں کھیل کا کوئی میدان نہیں ملا پھر بھی حتی الوسع طلبہ کی ورزش کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ ہماری کشتی چلانے والی ٹیم ویسٹ پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن کے مختلف مقابلوں میں جیتتی رہی ہے ہماری ہاکی کی ٹیم اپنی لیگ میں یونیورسٹی میں اول آئی۔ اسی طرح تیراکی کے بعض مقابلوں میں ہمارے بعض طلبہ جیتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم امید رکھتے ہیں کہ سال رواں میں طلبہ کے جسموں کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں ہماری کوششیں پہلے سے زیادہ اچھے نتائج پیدا کریں گی۔

فضل عمر ہوسٹل

ہوسٹل میں موجودہ داخلے سے قبل پچاس طلبہ تھے۔ اس وقت تک ایک سو تین طلبہ داخل ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد سوا سو تک پہنچ جانے کی توقع ہے۔ ہمیں ابھی تک ہوسٹل کی بلڈنگ نہیں ملی۔ جس کی وجہ سے کالج کے کمروں کو ہی ہوسٹل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے کالج میں پڑھائی کے کمروں میں کمی محسوس ہو رہی ہے

اگلے سال توقع ہے کہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کی تعداد دو سو سے متجاوز ہو جائے گی۔ اس صورت میں ان کی رہائش کے لئے ہمیں ابھی سے غور کرنا چاہیئے۔ اگر کالج کا ہوسٹل ہمیں مل جائے۔ تب بھی کیونکہ وہ کھنڈر رہے ہے اسے رہائش کے قابل بنانے کے لئے کم از کم تیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہو گی۔

تربیت:۔ ہوسٹل میں نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام ہے۔ دونوں وقت قرآن مجید اور حدیث نیز کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا ہے۔ ہوسٹل یونین کے ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں جس میں کالج سٹاف بھی کبھی کبھی شریک ہوتا ہے۔ یہ کہنا تو مشکل ہے۔ کہ تربیت کے معاملہ میں ہم سو فیصدی کامیاب ہوئے ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ہم کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور طلبہ کی اکثریت ایک بڑی حد تک اسلامی رنگ میں رنگی جاتی ہے۔ لاہور جیسے ماحول میں رہتے ہوئے اور دوسرے کالجوں کے شوقین مزاج طلبہ سے میل جول رکھنے کے باوجود ہمارے طلبا کی سادہ اور تکلف سے پاک زندگی بڑی خوش کن ہے

اس مختصر سی رپورٹ کے پیش کرنے کے بعد ہم اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام کالج حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور نصائح و ہدایات سے ہماری راہنمائی فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس مقصد کے حصول میں کامیاب کرے۔ جس کے پیش نظر اس اسلامی درسگاہ کا اجراء کیا گیا ہے۔ اللّٰھم آمین وبہ التوفیق۔

برائے توجہ سیکرٹریان مال و محصلین حلقہ ہائے لاہور

مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال جماعت احمدیہ لاہور کا مالی معائنہ فرمانیکے لئے لاہور تشریف لا رہے ہیں لہٰذا سیکرٹریان مال و محصلین حلقہ ہائے جماعت احمدیہ لاہور کی ایک نہایت ضروری میٹنگ ۱۹ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغرب محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی پر منعقد کی جا رہی ہے امید ہے کہ جملہ عہدیداران مال حلقہ ہائے لاہور وقت مقررہ پر مکرم امیر صاحب کے مکان پر ضرور بضرور میٹنگ میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے

ضروری نوٹ:۔ گذشتہ پانچ ماہ کے اعداد و شمار مطابق بجٹ مشخصہ حلقہ اپنے ہمراہ لاویں۔ بخصوصیت سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ بجٹ مشخصہ حلقہ اسقدر تھا اور اسکے مقابل وصولی اسقدر ہوئی اور اگر بجٹ سے کمی رہی۔ تو اس کی وجوہات کیا تھیں۔ (خاکسار غلام محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور)

پچاس سالہ مخالفتِ احمدیت کا حسرتناک انجام

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ایمان افروز بیانات

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حق و باطل کی کشمکش

اہل ایمان پر روشن ہے کہ زمین کے سب تغیرات آسمان کے تابع ہوتے ہیں۔ جب تک کوئی امر آسمان پر مقدر نہ ہو زمین پر وقوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ تمام زمینی حوادث و انقلابات آسمانی اشارہ کے رہین منت ہوتے ہیں درحقیقت کوئی حادثہ اتفاقی طور پر وقوع نہیں ہوتا بلکہ ہر ظاہر ہونے والا سانحہ آسمان و زمین کے خالق اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکمران خداوند عالم الغیب کی تقدیر کا ایک نوشتہ ہوتا ہے۔ اس کی قدرت کا ایک نشان ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ دل جو اللہ تعالےٰ کے نشانات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور مبارک ہیں وہ آنکھیں جو قدرت کی انگلی کے اشارہ کو پہچانتی ہیں۔ اور مبارک ہیں زمین کے وہ باشندے جو زمین پر بسنے کے باوجود آسمان کی ہمنوائی اختیار کرتے ہیں۔

ابھی پچاس ساٹھ برس کی بات ہے کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کے حکم سے وحی الہام کا دعوےٰ فرمایا۔ اپنی مسیحیت و مہدویت کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان پر دینداری کی اجارہ داری کے مدعی آگ بگولہ ہو گئے۔ علماء زمانہ اپنے منہ کی پھونکوں سے خدائی نور کو بجھانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک علماء پر ہی کیا موقوف ہے باطل کی ساری طاقتیں پادری و پنڈت دگر نحتی وغیرہ سب آندھی کی شکل میں اس مشعل سماوی کے گل کرنے میں ہم آہنگ تھیں ان لوگوں کی زبانیں انگارے اگلتی تھیں ان کی قلمیں تیر برساتی تھیں۔ ان کے منصوبے مخالفین انبیاء کے مکروں کا انتہائی نمونہ تھے خدا کا بندہ احمدؑ قادیانی (علیہ السلام) اس باد صرصر کے جھونکوں کے درمیان اطمینان سے لبریز دل کے ساتھ دشمنانِ حق سے درد مندانہ کہتا تھا۔ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

یہ اعلانِ حق بہرے کانوں پر پڑا۔ عوام اپنی جہالت کے باعث اور علماء اپنے غرور کی وجہ سے اس آواز کے شنوا نہ ہوئے ان میں سے ہر ایک اپنی تیزی زبان میں اپنی مثال آپ تھا۔ یہاں تک کہ خدا کے مسیحؑ کو کہنا پڑا ؎

بار گفتیم ز نوعِ عبادت متمردہ اند
در چشم شان پلید تر از ہر مزدرم

مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال گزرتے گئے۔ اور آسمانی فوج میں داخل ہونے کے لئے کچھ یہاں اور کچھ وہاں لوگ آگے آتے گئے جماعتیں بنتی گئیں اور حق کا غلغلہ شروع ہو گیا اس پر باطل پرستوں میں کہرام مچ گیا اور انہوں نے حق کے مٹانے کے لئے بے نظیر جدوجہد کرنے کی ٹھہرائی۔ علماء دشنام طرازی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے۔ خدا کے کمزور بندوں احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ ہونے لگا۔ ان کی ایذا رسانی کار ثواب سمجھی گئی اور ہر شہر کے بسنے والے وہاں کے احمدی باشندوں کو نشانہ جور و ستم بنانے لگے۔ مقامی اور ہنگامی ایذا دہی کے علاوہ دیہات اور قصبات اور شہروں کو "تردید مرزائیت" کے لئے بطور مرکز شہرت دی جانے لگی۔ اور قادیان اور قادیان والوں کو نست و نابود کرنے کے لئے وہ مذبوحی حرکات کی گئیں کہ چشم فلک دنگ رہ گئی۔ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس طرح خدا کا یہ مامور "جری اللہ فی حلل الانبیاء" ہے اسی طرح اس کے معاندین بھی نبیوں کی مخالف قوموں کے پورے مظہر ہیں۔ لوگ کہتے اور لکھتے تھے۔ کہ ہم قادیان اور قادیان والے (علیہ السلام) کی ذلت و رسوائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے مگر آسمانوں سے انہیں کہا جا رہا تھا لا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ ہم تیری ذلت چاہنے والوں کو ذلیل کریں گے اور تیری رسوائی کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے۔ دنیا کے فرزند اپنی کثرت پر نازاں ہو کر اپنے سامانوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے اعلان کو دہراتے گئے اور خدا کا فرستادہ اپنے رب کی طاقت پر یقین رکھتے ہوئے اس کی وحی کو سناتا گیا

تقدیر کے نوشتوں کا ظہور

مخالفت احمدیت کی نصف صدی کی تاریخ اپنے اندر ہزاروں درس عبرت رکھتی ہے اور بہتوں کو اس مخالفت کے نتیجہ میں ہدایت نصیب ہوئی ہے اس ساری تاریخ کو آپکے سامنے نہیں دہرا سکتا مگر ہر خداترس انسانوں کو خدا کی تقدیر کے اس نہ مٹنے والے اور دوامی نتیجہ کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا جو عقل و باطل میں ایک فیصلہ کن نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ بھائیو آپ جانتے ہیں کہ گذشتہ پچاس برس سے احمدیت کے مخالف کس کس رنگ میں نمودار ہوئے اور انہوں نے کس قدر زور لگائے کہ احمدیت کے پودے کو مسل ڈالیں۔ بٹالہ احمدیت کی مخالفت کا مرکز بنا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی ساری طاقتیں احمدیت کی ترقی میں سد راہ بننے کے لئے صرف کیں۔ لدھیانہ کو باطل نے اپنا دوسرا مرکز گردانا۔ اور چند علماء مولوی عبدالعزیز صاحب وغیرہ میدان مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ میر عباس علی صاحب لدھیانوی کی مخالفت بھی زوروں پر رہی۔ دہلی کو تیسرا مرکز اور احمدیت کی بیخکنی کے لئے علمی ادارہ قرار دیا گیا مولوی نذیر حسین صاحب اور دوسرے صدہا علماء اس محاذ سے احمدیت کے قلعہ پر فتوؤں اور علمی مسئلوں کی گولہ باری کرنے لگے۔ پٹیالہ کو ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے ارتداد کے باعث "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" کی مثل کے مطابق عوام نے بہت اہمیت دی اور ایک لمبے عرصہ تک جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے اپنے تمام ہتھیار پوری آزما دیکھے ایک زمانہ تک جموں سیالکوٹ منشی الٰہی بخش صاحب جموں کے الہام کے عام ہر مخالفانہ کارروائیوں کے باعث دشمنان احمدیت کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے۔ بھوپال سے بھی مولوی محمد بشیر صاحب کی عالمانہ شہرت کی وجہ سے حق کے معاندین سی توقعات وابستہ رکھتے تھے اور دیوبند نے بھی زور آزمائی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی ہوشیار پور کا بھی احمد بیگ ہوشیار پوری اور دوسرے بعض لوگوں کی وجہ سے قادیان کے مقابل پر ذکر کیا جاتا رہا۔ گورداسپور اور اس ضلع کے دوسرے بیسیوں قصبات مثلاً "تتر چھتر" سوہل دھاریوال اور مسانیاں وغیرہ کے مخالفین کی کوششیں بھی عالم آشکار تھیں۔ جالندھر۔ انبالہ۔ پٹی۔ پانی پت لکھو کے وغیرہ سینکڑوں شہر ایسے تھے جہاں پر احمدیت کو بے نام و نمود کرنے کے لئے رات دن علماء مشورے کرتے تدبیریں سوچتے اور انہیں جامہ عمل پہناتے۔ امرتسر جس پر احمدیت کی مخالفت ختم تھی اپنے اندر ہر قسم کے مخالفین رکھتا تھا۔ احراری۔ حنفی۔ اہلحدیث۔ بریلوی۔ دیوبندی غزنوی۔ چکڑالوی اور شیعہ گویا سب طبقات اسلام کے نام پر احمدیت کی دشمنی پر کمربستہ تھے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ساری زندگی اسی ڈگر پر چلتے گذر گئی ان کا سارا زور قلم سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں خرچ ہوا۔ غرض پچھلے پچاس سالوں میں اس علاقہ جسے آج "مشرقی پنجاب" کہتے ہیں قادیان کے چاروں طرف صدہا بستیوں میں سینکڑوں شہروں میں احمدیت

کی مخالفت کا علم بلند ہوا سینکڑوں نامور مولوی اور سجادہ نشین اس کے علمبردار بن کر اٹھے اور مقدور بھر مخالفت کی۔ یہ لوگ اور ان کے ہیرو کار چاہتے تھے کہ احمد (علیہ السلام) اور احمدیت کا نام ونشان اس علاقہ سے مٹادیں اور احمدیت کے ذکر کو ختم کر دیں۔ مگر باطل کے فرزندوں کی ساری کوششوں۔ تمام جدوجہد۔ سارے مکروں اور منصوبوں کے باوجود کیا ہوا؟ اس کا جواب میں تفصیل سے نہیں دیتا۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ مشرقی پنجاب کے مخالف احمدیت کے مرکزوں میں سے ایک شہر بھی ایسا نہیں جہاں آج اس مخالفت کی آواز اٹھانے والے موجود ہوں مگر قادیان میں صدہا احمدی خدائے واحد کی آواز بلند کرنے والے اور گلشن احمد کی مہک کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے موجود ہیں۔ ہم ان شہروں کی بربادی پر خوش نہیں۔ ان شہروں کے اسلام کے نام لیوؤں سے خالی ہو جانے پر ہمارے دلوں میں زخم ہیں۔ خصوصاً جبکہ ان کا انخلاء اس ہولناک تباہی کے نتیجہ میں ہوا ہے جسے مسلمانوں کی نسلیں کبھی بھلا نہیں سکتیں۔ یہ سب کچھ درست ہے مگر بھائیو اور عزیزو! کیا خدا (معاذ اللہ) ظالم ہے؟ کیا یہ سب کچھ اس کے علم اور اس کی تقدیر کے بغیر واقع ہوگیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچ یہی ہے کہ خدا اپنے غضب میں دھیما ہے لیکن اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ خوش نصیب وہ انسان ہے جو اس کی ناراضگی کے آثار دیکھ کر اس کے آستانہ پر گر پڑتا ہے اور افتاں وخیزاں اس کے باب رحمت پر پہنچ جاتا ہے۔ اور سچی توبہ سے اس کے غضب کو رحم سے بدل لیتا ہے۔

میر سیالکوٹی کے حسرتناک اعتراف

میں ایک دن مشرقی پنجاب کے رقبہ میں احمدیت کی مخالفت کے اس انجام کا تصور کر کے اللہ تعالے کی قدرتوں سے حیران تھا۔ اس کے نوشتوں کے پورا ہونے پر لطف اندوز ہو رہا تھا میری نگاہ میں مخالفت کا آغاز اگر بٹالہ کے مولوی محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ اہلحدیث سے ہوا تھا تو اس مخالفت کی انتہاء امرتسر کے مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" پر ہوتی ہے۔ میں ان دونوں چوٹی کے عالموں کی پوری تگ ودو اور پھر انتہائی ناکامی کو احمدیت کا عظیم الشان نشان تصور کر رہا تھا کہ یکایک مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی امیر اہلحدیث کا مطبوعہ خطبۂ صدارت موصول ہوا۔ آپ نے یہ خطبہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء کو جمعیتہ اہلحدیث مغربی پاکستان کے جلسہ میں پڑھا تھا۔ اور اب اسے "احتفال الجمہور فی بلدۃ لاہور" کے نام سے خود ہی شائع کیا ہے اس رسالہ کے صفحہ ۲۳ پر مرتب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ:-

"اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاط سے جماعت اہلحدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتداء میں مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ان کو الہامی مان کر موافقت کی اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے۔ جس سے جماعت اہلحدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ پھر جب مرزا صاحب نے مسیحیت ومہدویت کا دعوی کیا۔ تو مولانا محمد حسین صاحب ان سے الگ ہو گئے اور ان کی تردید کرنے لگے۔ لیکن مولانا مرحوم کی یہ تردیدی آواز ان اصحاب پر بہت کم اثر کر سکی جو مولانا صاحب کی پہلی تحریروں کی حسن ظنی سے داخل بیعت ہو چکے تھے۔"

اس بیان سے ظاہر ہے کہ اہل حدیثوں کے نزدیک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنی مخالفت میں ایسے ناکام رہے کہ ان کی ناکامی آج ضرب المثل بن گئی ہے۔ یہ پڑھ کر میں نے کہا کہ الحمد للہ! احمدیت کی مخالفت کے ابتدائی مرکز کی ناکامی تو تسلیم کر لی گئی۔ پھر میں نے مشرقی پنجاب میں احمدیت کی مخالفت کے آخری مرکز امرتسر اور وہاں کے "طوطی بیان" مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری آنجہانی کے بارے میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا حسب ذیل حسرتناک اعتراف پڑھا۔ مولوی صاحب موصوف نے جلسہ جمعیۃ الحدیث کے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اب صورت حال یہ ہے
کہ نہ بانس رہا نہ بانسری۔ نہ مولانا
ثناء اللہ صاحب رہے نہ کانفرنس
نہ امرتسر رہا نہ دہلی۔ نہ علماء۔ نہ
مدارس اور نہ کتب خانے۔ بلکہ
اس انقلاب نے ہر شئی پر ایسی ہوا
چلائی کہ اس نے ماتذر من شئی
اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم

(ذاریات پ ۲۷ ع ۲) کی آیت بطور وظیفہ یاد کرادی۔"

(رسالہ احتفال الجمہور ص۲)

اس اقتباس کو پڑھ کر میری روح آستانۂ ایزدی پر گر پڑی۔ کتنا قادر خدا ہے اور وہ کتنے عظیم الشان انقلاب چشم زدن میں پیدا کر دیتا ہے سبحانک ما اعظم شانک۔ امرتسر احمدیت کی مخالفت میں سب سے بڑھا ہوا شہر تھا مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے علماء وہاں سے قادیان پر بارہا حملہ آور ہوتے رہے مگر آج احمدیت تو ترقی پر ترقی کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت دن دگنی رات چوگنی پھیل رہی ہے۔ لیکن مخالفین کا حال یہ ہے کہ "نہ بانس رہا نہ بانسری نہ مولانا ثناء اللہ صاحب رہے نہ کانفرنس۔ نہ امرتسر رہا نہ دہلی"۔

عجیب بات ہے کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے سورہ ذاریات کی جو آیت ذکر کی ہے وہ قوم عاد کی تباہی کے ذکر پر مشتمل ہے کیا ابھی وقت نہیں کہ خدا ترس مسلمان قدرت کی انگلی کے اشارے کو سمجھیں۔ اور مغربی پنجاب اور پاکستان میں مسیح پاک کی کمزور جماعت کی ایذا رسانی اور معاندانہ مخالفت کی روش کو ترک کر دیں؟

اے بھائیو! خدا را اس دن کو یاد رکھو۔ جب ہم سب خدائے عزیز وتوانا کے سامنے پیش ہوں گے۔ خدائی آواز پر کان دھرو اور اس کے فرستادہ کی دعوت پر لبیک کہو اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۰۶۲ میں شمس الدین ولد امیر بخش صاحب قوم کشمیری عمر ۷۰ سال ساکن چھپوڑ ڈاکخانہ کاموکی۔ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۹/۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان خام قیمتی اندازاً سو روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو وہ وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد۔ شمس الدین بقلم۔
گواہ شد۔ سید احمد ماڑی کپور بقلم خود
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ
انسپکٹر وصایا

بعدالت جناب چوہدری محمد صادق چیمہ
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم
سمندری ضلع لائل پور

محمد اسحق ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ ساکنہ چک ۴۷۳ گوجرہ برانچ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

بنام پورن سنگھ ولد ہزارا سنگھ قوم جٹ سدھو ساکنہ چک ۵۳۷ گ۔ب حال ہندوستان مسئول علیہ

دعوی تقسیم اراضی ۱۱ ۳/۴ ایکڑ سمال واقع کھیوٹ ۲۲ چک ۴۷۳

اشتہار زیر رول ۵-۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ ترک سکونت کر کے مشرقی پنجاب ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ سمن تعمیل ہونی ناممکن ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہری عام کی جاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۲۸/۱۰ بمقام سمندری بوقت ۱۰ بجے صبح ہمارے اجلاس میں اصالتاً یا وکالتاً برائے پیروی مقدمہ حاضر ہوویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاکر مقدمہ فیصلہ کیا جائے گا۔

دستخط حاکم
مہر عدالت

کیا آپ نے تحریک جدید کا وعدہ ادا کر دیا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں انشاءاللہ تعالیٰ تحریک جدید کے سال نو کا آغاز فرما دینگے۔ تحریک جدید کے تمام وعدہ کرنے والے دوستوں کے وعدے اس سے قبل ادا ہو جانے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ وعدوں کی ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں

"اگر کوئی اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے۔ خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں۔ کیونکہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم خوشی سے عہد کرو۔ اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو . . .

میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اور اگر اپنی خوشی سے وعدہ کرو۔ تو پھر چاہے موت آ جائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے۔ ان وعدوں کو پورا کرو۔"

مجاہدین تحریک جدید! ——— آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اجلاس جناب ملک محمد حیات صاحب بی۔ سی۔ ایس۔ افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

ادال رحمت پسران سید احمد قوم جوٹ سکنہ بوہڑیاں۔ تحصیل گجرات

بنام

بیر سنگھ ولد گنگا سنگھ و بہلا سنگھ ولد سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ قلعہ وار تحصیل گجرات۔

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع چونیاں تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب کو چلا گیا ہوا ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۱۲/۱۱/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

۱۲/۱۰/۴۹

دستخط حاکم — مہر عدالت

اجلاس جناب ملک محمد حیات صاحب بی۔ سی۔ ایس۔ افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمد ولد خدا یار۔ الٰہ داد ولد اللہ دتا اقوام گوجر سکنہ بوڑ تحصیل و ضلع گجرات

بنام

میلا رام ولد پربھ دیال قوم اروڑہ سکنہ دیونوال۔ تحصیل گجرات

درخواست واگذاری اراضی مرہونہ واقع موضع بوڑ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۱۱/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔

بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

۱۲/۱۰/۴۹

دستخط حاکم — مہر عدالت

پاکستان جمہوری طریق سے کشمیر کے عوام کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہے

مسٹر لیاقت علی خان کی تقریر

بارسیال ۱۷ راکتوبر:- کل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر کے تنازعہ کا تصفیہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے موضوع سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ پاکستان صرف اسی صورت میں کشمیر کے کسی حل سے متفق ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے جمہوری طریقے سے کشمیر کے عوام کی رائے معلوم کی جائے۔ لیکن اس کے لئے ضروری شرط یہ ہے۔ کہ کسی شخص پر جبر نہ کیا جائے۔ اور استصواب رائے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہو۔ پاکستان کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کرے گا۔ کہ ہندوستان تلوار کے زور سے کشمیر کو ملحق کرلے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے اپنی تقریر کے دوران میں اقلیتوں کو پھر یقین دلایا۔ کہ ان کے لئے خائف ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس ملک میں رہتی ہیں۔ اس کی وفاداری کا دم بھریں۔ ایسی وفاداری صرف زبانی اظہار تک محدود نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ وفاداری ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ زبان سے اس وفاداری کا اظہار کر دیا جائے۔ اور دل میں کہہ دیا جائے۔ کہ ہم کبھی وفادار نہیں رہیں گے اقلیتوں کو نہ صرف پاکستان کو اپنا ملک تصور کرنا چاہیئے۔ بلکہ ضرورت کے وقت اس کے دفاع کے لئے بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی دلی وفاداری کے فقدان کی صورت میں اقلیتیں کسی صورت میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتیں۔ کہ پاکستان میں انہیں دوسرے فرقوں کے بالکل مساوی حقوق ملنے چاہئیں۔

امداد باہمی کی انجمنوں کا جال بچھانے کی سکیم

لاہور ۱۷ راکتوبر:- مغربی پنجاب کا محکمہ اتحاد باہمی صوبہ میں مختلف مقاصد کی انجمنوں کا جال بچھا دینے پر غور کر رہا ہے۔ ان انجمنوں کے سپرد اراکین کو محدود حد تک قرضہ دینے گھریلو اور کھیتی باڑی کی ضروریات منڈیوں میں لانے اور زرعی پیداوار کی خرید و فروخت کا کام ہوگا۔ تقسیم کے فوراً بعد صوبہ کے بعض ضلعوں میں ایسی متعدد انجمنیں قائم کی گئی تھیں۔ تاکہ غیر مسلم تاجروں کے پاکستان سے چلے جانے کی بناء پر اقتصادی خلاء کو پُر کیا جا سکے۔ ان اداروں نے خاطر خواہ نتائج دکھائے ہیں۔ علاوہ دوسری مفید سرگرمیوں کے ان انجمنوں نے کپاس اوٹنے اور چاول چھڑنے کا کام کیا ہے جس میں انہیں بڑا نفع ہوا ہے۔ انجمہائے اتحاد باہمی کی تنظیم میں آسانی پیدا کرنے کی خاطر جس میں مقابلتہً زیادہ سرمایہ کی ضرورت ہے حکومت مغربی پنجاب نے کسی ایک رکن کو تین ہزار روپیہ تک کے حصص خرید لینے کی اجازت دے دی ہے۔

مویشیوں میں بیماری پھیلنے کا اندیشہ

لاہور ۱۷ راکتوبر:- سٹ ڈائرکٹر محکمہ افزائش و ترقی حیوانات مغربی پنجاب کے اندازے کے مطابق موسم سرما میں صوبہ مغربی پنجاب کے مویشیوں میں بعض بیماریوں کے پھیلنے کا امکان ہے آپ نے مالکان مواشی کو متنبہ کیا ہے کہ ان بیماریوں کے خلاف بروقت انسدادی تدابیر اختیار کر لی جائیں صوبہ میں حیوانات میں جن بیماریوں کے پھوٹنے کا خدشہ ہے۔ ان میں ماتا۔ گل گھوٹو۔ کھراور منہ کی بیماریاں گولی یا سٹ سرا اور کرموں سے پیدا شدہ بیماریاں شامل ہیں۔ ان ضلعوں میں ماتا کے پھیلنے کا احتمال ہے۔ جہاں میلوں کی وجہ سے مویشیوں کی نقل و حرکت اور ان کی درآمد اور برآمد عمل میں آتی ہے یہ بیماری اس وقت لاہور ڈویژن میں کہیں کہیں پائی جاتی ہے۔ حیوانات کے لامحدود درآمد برآمد سے اس بیماری کے سال بھر موجود رہنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مال مویشی کے مالکوں کو چاہیئے کہ اپنے مویشیوں کو بیماریوں سے بچانے کے لئے ٹیکہ لگوا لیں۔ گل گوٹو کا تقریباً صوبہ کے تمام ضلعوں میں اور بالخصوص نشیبی اور سیم زدہ اور ساحلی علاقوں میں پھیلنے کا اندیشہ ہے بہتر ہوگا۔ اگر مویشی کے مالکان حفظ ما تقدم کے طور پر جانوروں کو اس بیماری کا ٹیکہ لگوا دیں۔

جرائم کی رفتار میں معتدبہ کمی

جولائی اور اگست ۱۹۴۹ء کے مہیا شدہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پچھلے سال کے انہیں دو ماہ کے اعداد کے مقابلہ میں مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار میں معتدبہ کمی واقع ہوئی ہے۔ قتل اور ڈکیتی جیسے سنگین جرائم میں بہت نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ اور اس سے کسی ملک کے امن و امان کی حالت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اعداد حسب ذیل ہیں:-

	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء
قتل		
جولائی	۱۶۲	۱۲۱
اگست	۱۳۶	۱۰۵
ڈکیتی		
جولائی	۲۷	۴
اگست	۲۳	۵
نقب زنی: جولائی	۱۴۰۸	۸۷۵
اگست	۱۳۷۲	۱۲۵۶

برطانوی مزدور جماعت نے سٹرلنگ کی قیمت گھٹانے کا فیصلہ قبول کر لیا

تھوڑی تنخواہ والوں کے لئے زیادہ معاوضے کا مسئلہ

لندن (ریڈیو) سے، سٹرلنگ اور ڈالر کی شرح تبادلہ بدلنے کے سلسلے میں حکومت کے فیصلے کو برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس کی جنرل کونسل نے اس بناء پر قبول کر لیا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ تھا۔ کونسل کو اس فیصلے کے ان اثرات کا بھی جائزہ لینا ہے۔ جو ان مزدور جماعتوں کی پالیسی پر پڑتے ہیں۔ جو یا تو معاوضے کے بارے میں اس وقت بات چیت میں مصروف ہیں۔ یا معاوضے بڑھانے کے مطالبات پیش کرنے والی ہیں۔

اس وقت تک جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہے۔ کہ معاوضے میں کمی بیشی کے سلسلے میں ٹریڈ یونین کانگرس نے جو پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اس پر قائم رہا جائے گا پچھلے ماہانہ اجلاس میں کونسل نے مفصل تحقیقات کی غرض سے ایسے مسائل خصوصی معاشی کمیٹی کے حوالے کئے۔ جو سٹرلنگ کی قیمت گھٹانے سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ ٹریڈ یونین کارکنوں کے عام اداروں کو یہ یقین دلانا بہت مشکل کام ہے کہ بلا روک ٹوک معاوضے کے دعووں سے پیداوار کے اخراجات میں جو اضافہ ہوگا۔ اس سے اس فیصلے کے یہ دو پہلو خراب نہیں ہوں گے ۔ ا۔ اس سے سٹرلنگ کی پائیداری میں اعتماد بڑھے گا۔ ب۔ اب برطانوی مصنوعات ڈالر کی منڈیوں میں موثر طور پر مقابلہ کر سکیں گی۔

جنرل کونسل کی معاشی کمیٹی مسئلے کے اسی پہلو پر زیادہ دھیان دے گی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوئی بنیاد موجود نہیں۔ کہ مزدور جماعتوں کا حکومت کے ساتھ اس معاملے پر کوئی جھگڑا چل رہا ہے۔ بہرحال اس نتیجے کا امکان موجود ہے۔ کہ اخراجات زندگی میں کم از کم ایک خاص حد تک اضافہ ہوگا۔ اور اس سے زیادہ معاوضے کے دعووں کا کچھ جواز پیدا ہو جائیگا۔

جنرل کونسل نے اس نکتے پر زور دیا ہے۔ کہ جب تک یہ واضح نہ ہو جائے کہ معاوضوں میں اضافے کا اثر کیا ہوگا۔ اس وقت تک پوزیشن یہی ہے۔ کہ پونڈ کی قیمت کے تعین کے فیصلہ کا سارا فائدہ جاتا رہے گا۔ اگر اسی شرح سے معاوضہ میں اضافہ کیا گیا۔

بہرحال ہر صنعت اور ہر یونین میں کم تنخواہ پانے والے کارکنوں کے مسئلے پر پورا غور کرنا چاہیئے۔ برائڈلنگٹن کانگرس میں یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ مزدور جماعتوں کی مجالس عاملہ تھوڑی تنخواہ والوں کے لئے کچھ نہ کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ اگرچہ بحث کے دوران میں اس پالیسی سے انحراف نہیں کیا گیا۔ کہ مجموعی اعتبار سے معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ لیکن بااثر جماعتوں کے ترجمانوں نے بار بار یہ یاد دلایا۔ کہ تھوڑی تنخواہ والوں کے مطالبات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ٹریڈ یونین کانگرس کی جنرل کونسل اس دعویٰ کے جواز سے پوری طرح واقف ہے۔ یہی حال وزراء کا ہے جن سے اس مسئلے پر گفتگو ہو رہی ہے۔

گورنر جنرل پاکستان کی مراجعت کراچی

کراچی ۱۷ راکتوبر:- آج گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین بلوچستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد ایک سپیشل ٹرین میں کراچی پہنچ گئے۔ گورنر سندھ مسٹر دین محمد۔ پاکستان کے وزیر صحت ڈاکٹر ملک اور حکومت پاکستان کے دیگر اعلےٰ حکام نے پلیٹ فارم پر گورنر جنرل کا استقبال کیا۔ ان کے علاوہ بے شمار دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ جنہوں نے فلک شگاف نعرے لگائے۔ خواجہ ناظم الدین بہت خوش و خرم دکھائی دیتے تھے۔

مشرقی پنجاب کے نہری پانی کا مسئلہ

اقوام متحدہ کی قانونی کمیٹی میں

لیک سکسیس ۱۷ راکتوبر:- جنرل اسمبلی کی قانونی کمیٹی نے کل سے نہروں کے پانی کے معاملے پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ معاملہ پاکستان اور ہندوستان میں مایہ النزاع بن چکا ہے۔ اور حکومت پاکستان کی طرف سے درخواست کی جا چکی ہے۔ کہ بین الاقوامی قانونی کمیشن دریاؤں اور نہروں کے پانی کے جھگڑوں کا تصفیہ کرائے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ مسٹر لیاقت علی خان نے اپنی گلگشت والی تقریر میں اس تنازعہ کا ذکر کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ہندوستان یہ دھمکی دے چکا ہے۔ کہ وہ نہروں کا پانی بند کر دے گا۔ اور ایک دفعہ تو اس نے یہ پانی بند بھی کر دیا تھا حالانکہ دریا دونوں کی مشترک ملکیت ہیں۔

ہندوستان کی ۳۳ قسم کی مصنوعات پر

محصول درآمد عائد کرنے کا اعلان

کراچی ۱۷ راکتوبر:- کل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں اعلان کیا تھا۔ کہ ہندوستان سے درآمد ہونے والے مال کی بعض اقسام پر پاکستان میں درآمد کا محصول بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ آج حکومت پاکستان نے ان اشیاء کی فہرست شائع کر دی ہے۔ جن کی محصول درآمد بڑھا دیا گیا ہے۔ نئے انتظامات کے مطابق ہندوستان سے درآمد ہونے والی ۳۳ مختلف اشیاء کو ایسی اشیاء کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔ جو اس وقت تک محصول سے مستثنیٰ متصور ہوتی تھیں۔ ان میں دالیں، مختلف قسم کی کیمیائی اشیاء، مختلف قسموں کے کیمیاوی اشیاء و مختلف قسموں کے رنگ و روغن۔ ذکی کھالیں۔ بٹا ہوا دھاگہ۔ سوت، تعمیرات اور انجینئرنگ کا سامان۔ ناریل۔ آیورویدک دوائیں اور عام دوائیں بھی شامل ہیں۔